یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. R. 352)

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۲۷ جلد ۴ نمبر

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عے

والیان ریاست سے ... ... ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۶ر ۱۲ر

ششماہی ... ۲ر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط منفعت درج ہونگے جو نہ چھپیں گے ان کو واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

علماء سلف میں تبادلہ خیالات مسائل کی تحقیق کا یہ طریق تھا کہ ایک دوسرے سے دریافت کر لیا کرتے تھے اس رسم کی بنا سب سے اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں رکھی تھی اس سے بعد بھی علماء سلف میں دستور رہا آجکل بفضلہ تعالیٰ وہ سامان میسر ہیں کہ سابق میں نہ تھے گذشتہ زمانہ میں علماء کا جمع کسی خاص تقریب پر ہوتا تھا۔ جس سے تبادلہ خیالات ہو سکے مگر اس زمانے میں اخبارات اور رسائل کے ذریعہ سے بہت آسانی کے ساتھ تبادلہ ہو سکتا ہے اسی لئے خاکسار نے مسئلہ امامت و اقتدا کے سامنے پیش کر کے آراء علماء کرام کو درخواست کی تھی مگر ناظرین یہ سنکر کچھ متعجب ہونگے کہ باوجودیکہ ہر ایک صاحب کی تحریر میں نے الفاظ میں لکھی جاتی ہے تاہم افسوس مذاکرہ علمیہ پر بعض احباب سخت ناراض ہیں عجیب عجیب الفاظ میں خفگی کا اظہار کر رہے ہیں جس کے یہ معنے ہیں کہ آجکل کے علماء میں یہ جس ہی نہیں کہ کسی مسئلہ میں تبادلہ خیالات کر سکیں یا اپنے خلاف منشا سن سکیں جو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے میری غرض اس مسئلہ کے چھیڑنے سے یہ تھی کہ فریقین کے دلائل مخفیہ کا اظہار ہو جائے۔ یہ غرض نہ تھی کہ جو کچھ میں

کہوں وہی تسلیم کیا جائے۔ بھلا اگر یہ غرض ہوتی تو میں مخالف آراء کو کیوں درج کرتا۔ باوجود اس کے میں اب بھی اعلان کرتا ہوں کہ ناظرین فریقین کے دلائل سنتے جائیں جس صاحب کو جو دلیل پسند ہو اسی پر عمل کرے۔ میں نہیں کہتا کہ بغیر سنے فریق مخالف کے صرف میرے بیان کو صحیح جانیں۔ حاشا و کلا۔ غرض میں نے جو کچھ کیا میری نیت کو خدا جانتا ہے فلکل امرء ما نوی

مسئلہ مذکورہ کا خلاصہ بارہا لکھا گیا جو صرف دو حرف ہے کہ امام اور مقتدی میں (دا) ارکان میں تو ربط ہے مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ربط نہیں۔ اسکی تشریح ۶ صفر ۱۳ مارچ کے پرچہ میں مفصل لکھی گئی۔ ناظرین اس دعوے کو ملحوظ رکھکر ہمارے آنریبل مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی تحریر بغور پڑھیں۔

واضح رہے کہ مولانا کی پرشوکت تحریر حسب شرائط مشتہرہ اس قابل تو نہ تھی یوں کہئے کہ اخبار اہلحدیث اس قابل نہ تھا کہ اس میں درج ہوتی کیونکہ ساری تحریر میں بجز تو تو میں میں کے اور جو کچھ ہے ناظرین خود ہی دیکھ لینگے اسی لئے جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری جیسے حلیم سلیم بزرگ نے تحریر مذکور دیکھکر

ahmadimuslim.de

یہ رائے ظاہر کر دی تھی کہ قابل اندراج نہیں۔ لیکن میں نے اس کو اس لئے درج کیا ہے کہ ایک تو ناظرین میری بے تعصبی کا اندازہ لگا سکیں دوم مسئلہ کے ضعف و قوت کا امتحان کرنیکا انکو موقع ملے کہ ایسے بڑے بڑے علماء بھی جب اس کے متعلق کوئی صحیح آیت یا حدیث پیش نہیں کر سکتے تو پھر کون کریگا ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ حلیفے سے سوا ہو * جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

بہر حال مولانا صاحب بٹالوی جو کچھ فرماتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

ایک مسلمان کے دو امام ایک مسلمان دوسرا مرتد از اسلام

وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

دوئی بمذہب عشاق معنوی کفر است * خدا یکے و محمد یکے و امام یکے

اخبار مسمی اہلحدیث مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۲۸ھ ۱۳ مارچ ۱۹۱۰ء میں ایک حیرت انگیز تعجب خیز مضمون بعنوان امامت و اقتدا درج ہو کر شائع ہوا ہے جسکی ایک کاپی اڈیٹر مذکور نے اپنی عادت قدیمہ کا خرق و خلاف کر کے بغرض طلب جواب و اظہار رائے صواب و بوعدہ اندراج اخبار ہمارے پاس بھی بھیجی ہے۔ اس مضمون کا ماٹو یہ مصرعہ بنایا گیا ہے ؎ دل بکف اقتدا قبلہ یکے امام دو۔

اس ماٹو کے مقابلہ میں ہم نے اپنے مضمون کا عنوان مندرجہ بالا آیت کو کیا ہے اور [illegible] جواب وہ بیت ہے جسکو ہم نے زیب عنوان بنایا ہے اور وہ بیت جو ہم [illegible] قرآن سے مستفاد و مستنبط ہے۔ اڈیٹر اخبار مذکور نے جو کچھ اپنے مضمون میں بیان کیا ہے وہ من اوّلہ الی آخرہ محض مغالطات و مزخرفات ہیں دیگر ہیچ۔

ہم اپنے مضمون میں ان سب مغالطات سے قال اقول والی بحث کرنا اور انکی نسبت اپنی مخالفانہ رائے کو ظاہر کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ ان مغالطات میں بلا طائل تطویل عمل میں آئی ہے اور ہم ایسے بے شغل و بیکار نہیں کہ ان سب کے متعلق قال اقول والی بحث کر کے ویسی ہی تطویل کے مرتکب ہوں اور اس بیت کے مصداق بنیں ؎

فارغ مباش کچھ کیا کر * ٹانکے ہی ادھیڑ کے سیا کر

لہٰذا ہم بطور مشتے نمونہ از خروارے و یکے از ہزار صرف تین مغالطے اس مضمون کے ظاہر کرتے ہیں اور ان مغالطات کے متعلق اپنی رائے بادلیل ظاہر کرتے ہیں جس سے اس کے سب مغالطات باطل و بیکار ہو جائیں اور کوئی فقرہ کوئی جملہ

؎ الحمد للہ مولانا کو [illegible] بلا دلیل بیان کرنا [illegible] مطابقت آپکی تحریر کے [illegible] ہے۔ (اہلحدیث)

کوئی دلیل اس کی ایسی باقی نہ رہی جس کے جواب دینے کی حاجت باقی رہجاوے اور دیکھتے ہیں کہ اڈیٹر اخبار مسمی اہلحدیث ہمارے مضمون بادلیل کو حسب وعدہ درج اخبار کرتا ہے یا علیٰ سنتہ القدیمہ اس وعدہ کے خلف[1] سے مصداق مصرع وما سوا عیدها الا ابا الجمل بنتا ہے۔

مغالطہ اول

یہ مضمون درحقیقت گورنمنٹ ثانی مسیلمہ ثانی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما یستحقہ کی تائید اور انکو لائق امامت[2] بنا کر اس کے اسلام و ایمان کی تصدیق کے لئے لکھا گیا ہے مگر راقم مذکور نے اپنے دام افتادہ احمقوں میں سے کسی کو بھی عقل کا اندھا گانٹھ کا پورا الّو سیدھا کرنے کے لئے شروع مضمون میں مرزا کو بھی اپنا مخالف مخاطب بنا کر اس الزام کا مورد ٹھیرایا ہے کہ اس نے بھی اپنے پیرؤں کو یہی فتوے دیدیا ہے کہ اپنی مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو" تا کہ احمق اور بے علم اہلحدیث رد مرزا کے شائقین اس کے اخبار کے ناظرین یہ سمجھ لیں کہ یہ مضمون مرزا کے مقابلہ میں لکھا گیا ہے اور اسوجہ سے اسکے اخبار کے خریداروں کی تعداد بڑھا دیں اور وہ مطراوٹر فلوس برسادیں اور اڈیٹر کا کیسہ بھر دیں جو اپنے ہر ایک کارنامہ میں مصرعہ ایں از پئے آنست کہ زر می طلبی[3]

[1] مولانا معاف فرمائیگا یہ تو اپنا عکس آپ نے مجھ میں دیکھا ہو۔ آجتک تو آپکے مطبوعہ وعدے کئے ہوئے جتنا خلاف آپنے کیا بند نہ کیا۔ کیا میرے متعلق آپنے علماء آرہ کے فیصلے کو منظور کرنیکا وعدہ نہ فرمایا تھا؟ ہوا جسکا آپکی اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ میں بصفحہ ۱۹۱ درج ہے۔ پھر کیا آپنے ان کے فیصلے کو منظور فرمایا؟
بعد ازاں تین علماء (مولانا محمد بشیر صاحب۔ مولانا خلیل احمد صاحب۔ مولانا عبدالحق صاحب دہلوی) کو آپنے منصف مانا تو ان سے بھی آپنے فیصلہ کرایا؟ پھر میں نہیں جانتا کہ کس قلم سے آپ مجھکو خلاف عہد کہتے ہیں جنکی کیفیت ہی ابوالوفا رہے۔
؎ مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں۔ (اڈیٹر)

[2] محض افترا ہے میں نے مرزا کی اقتدا کا کہیں بھی فتوے نہیں دیا۔ آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو حوالہ پیش کریں بلکہ ۱۸ اپریل کے اہلحدیث میں اور اس سے پہلے بھی میں نے بالتصریح لکھدیا ہے کہ مرزا دہریہ ہے وہ تو میرے وجدان میں خدا کو بھی نہیں مانتا تو نماز کو فرض کیا جانتا ہوگا (اڈیٹر)

[3] مولانا اگر میں زر طلب ہوتا تو تھوڑی سی سرکاری امید پر امام مہدی کا انکار کر دیتا (ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۲) اور محمد چٹو لاہوری اہل قرآن کیطرح [illegible] کا علیہ [illegible]

کا مصداق بن رہا ہے گو دنا اہلحدیث بھی (بے علم ہی کیوں نہوں) تمام
مضمون کو پڑھکر یا تشکر سمجھ جائینگے اور یہ کہہ اٹھینگے ؎

بہر رنگیکہ آئی مے ستناسم * بہر رنگیکہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم۔

اور صاف کہینگے کہ جب اس مضمون میں مرزا وغیرہ ملحدین کے پیچھے نماز
پڑھنے کو جائز کیا گیا ہے تو پھر یہ الزام حقیقتاً اور در پردہ مرزا کے حق میں
ایک انعام ہے اور اسکا مطلب اور دوسرا پیرایہ و عنوان یہ ہے۔ مرزا صاحب!
میں تو آپکی امامت کو بیہودہ جائز بتا کر آپ کو مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتا
ہوں آپ اپنے پیروؤں کو اقتدا مسلمانوں سے منع کر کے مسلمانوں سے علیحدہ
کیوں ہوتے ہیں۔ آپ ذرا صبر و تحمل کو کام میں لاویں اور میری حکمت عملی اور
گہری پالسی کو باریک نگاہ سے دیکھتے رہیں کہ کس حکمت سے مسلمانوں کو آپکے
ساتھ ملا دیتا ہوں۔

مغالطہ دوئم

پھر اس مضمون میں نماز کی صحت اور قبولیت میں فرق بیان کر کے کہا ہے
کہ اس کی صحت تو اس کے ارکان (رکوع سجود) اور شرائط (طہارت
بدن و لباس وغیرہ) کے ادا اور پورا کرنے سے پوری ہو جاتی ہے اس کے
پورا ہونے میں ان امور کا کچھ دخل اور کچھ اثر نہیں جو اس کی قبولیت کے
شروط ہیں اور اس کی قبولیت ان امور اخلاقی اعتقادی کے ماننے و بجا
لانے سے ہوتی ہے جنکو تمامیت نماز میں کچھ دخل نہیں ہے۔ ان ہی
امور مدار قبولیت سے خوش اعتقادی کو بیان کیا ہے اور اس خوش اعتقادی
کی ضد بد اعتقادی کو مانع قبولیت نماز ٹھیرایا ہے نہ مانع صحت و تمامیت نماز
تو یہ ایک زہریلا اور مہلک اور دین و ایمان کا مبطل و بیخ کن مغالطہ ہے
کہ جو شخص اس مغالطہ میں پھنس جائیگا وہ ایمان و اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھیگا

اس جھوٹ کا وہی جواب ہے جو قرآن مجید میں ہے ۔۔۔۔ (اڈیٹر)

ناظرین! مولانا کے مضمون کا ایک حصہ تو ختم ہوا آپ لوگ ذرہ دوبارہ اسپر نظر ڈالیو کہ مولانا صاحب نے میری درخواست پر اپنے وعدہ کے موافق امر تنازع پر کوئی دلیل ابھی دی ہے اسکا فیصلہ آپ لوگوں کی رائے پر ہو (اڈیٹر)

مولانا! آپ خفا تو بہت ہوئے ہیں مگر دلیل کوئی بھی پیش نہیں کی آئندہ کو دین و ایمان سے ہاتھ دھو لینگے خیر ناظرین سنتے جائیں شاید آگے چلکر کچھ ملجائے۔ ان آپکے

اور اس جعلی بیت مشہور کا عامل ہو جائیگا ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام * با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اور بعید نہیں کہ ناظرین و معتقدین اخبار مسمی اہل حدیث جو اکثر بے علم مجتہد
اور بعض عالم ہو کر اپنے علم و فضل کو خیرباد کہکر اس اخبار کے ایسے مضامین پڑھکر
سکوت میں ہیں اور اڈیٹر کے ایسے ہفوات پر انکو متنبہ نہیں کرتے اس مغالطہ
میں پھنس گئے ہوں اور سمجھتے اور کہتے ہوں کہ شیر پنجاب اور ہزبر میدان
مناظرہ نے کیا باریک فرق نکالا ہے جس سے ہمکو تقلید مذاہب اہل سنت و
جماعت سے آزاد کر کے ہر ایک مذہب والے کے پیچھے نماز پڑھنے میں آزاد
و خود مختار کر دیا ہے۔

اگر واقعی اس فرقہ کے لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے تو حسبۃً للہ انکی
خدمت میں یہ ناصحانہ التماس ہے کہ اس مغالطہ سے بچنے کے لئے اس
شیر بہادر سے پوچھیں کہ خوش اعتقادی و بد اعتقادی سے جو نماز کی قبولیت
و عدم قبولیت کے موجب ہیں نہ انکی تمامیت میں دخل تمہاری کیا مراد ہے؟
اگر خوش اعتقادی سے صرف عقیدہ اہل سنت والجماعت اور بد اعتقادی
سے اس کے مقابلہ میں عقیدہ بدعت مفسقہ غیر مکفرہ مراد ہے تو یہاں اس
فرق کے بیان سے آپ کوئی دور کی کوڑی نہیں لائے جس سے اس قسم
کا فائدہ مرزا وغیرہ ملحدین کے جواز اقتدا کو پہنچ سکے۔ مرزا اور اس کے
معتقدین بدعت مفسقہ غیر مکفرہ کے معتقد و مرتکب نہیں بلکہ وہ تو معتقد
و مرتکب کفریات قطعیہ ہیں (جیسے انبیاء خصوصاً خاتم النبیین اور حضرت مسیح
علیہما السلام کی توہین دوزخ بہشت کے آلام و نعیم سے انکار وغیرہ وغیرہ)

پاس ایک ہی پرانا اوزار ہے جس سے ہر میدان میں آپ کام لیتے ہیں کہ اپنے مخالف
رائے کو بے علم و جاہل۔ خراسانی ملا وغیرہ کہکر دباؤ ڈالا کرتے ہیں مگر جناب یہ واضح
رہے کہ اب اس قسم کے ہتھیار کوڑی دام نہیں پاتے اب تو دلیل سے کام چلتا ہے
نہ کہ زبانی لفاظی سے هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (اڈیٹر)

مرزا نے جو حضرت مسیح کی توہین کی ہے اسکی بابت تو ہم اخبار ۲۴ ربیع ۳ اپریل
کے اہلحدیث میں لکھ چکے ہیں لیکن بغور دیکھا جائے تو اس قلم کے مجدد اور بانی بھی
آپکے حضرات ہی ہیں جنہوں نے اشاعت السنہ میں قرآنی مسیح اور انجیلی مسیح میں
تفریق کر کے دو رنگ انکے لگا کر بد زبانی کی بنیاد دکھائی۔ پھر آتھم کیسی پڑ آیا دیکھ
دجال نے عمارت بنائی اور حضرت مسیح کو یسوع کے نام سے خوب گالیاں

ahmadimuslim.de

جس کی نظر سے علماء ہندوستان و پنجاب نے انپر فتوے کفر لگایا اہے۔ اور اسکا ذکر تم نے خود اس مضمون میں کیا ہے اسکی جواب میں اگر وہ یہ کہیں کہ اس فتوے سے میں متفق نہیں ہوں اور مرزا کو بدعت مفسقہ کا معتقد و مرتکب جانتا ہوں اور معتقد کفریات اور کافر نہیں جانتا تو پھر آپ لوگ اسکو بھی مرزا کا بھائی اور چچا مرزائی خیال کریں اور مرزا سے اسکی مخالفت ظاہری کو جنگ زرگری سمجھیں اور اس کے رسالہ مرقع قادیان وغیرہ کو ہاتھی کے دانت خیال

ہم اس موقع پر ناظرین کو منتظر رکھنا نہیں چاہتے اس لئے آپ دونوں (مرزا اور مولانا) کے اصل اقوال سامنے رکھکر اہل انصاف سے انصاف چاہتے ہیں۔

مولانا بٹالوی صاحب نے ۱۸۹۴ء میں ایک مضمون "عصمت انبیاء" لکھا تھا جس میں سے بعض فقرات درج ذیل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"انجیلی مسیح کے جلد امور کو جو مذکور ہوئے قرآنی مسیح نے اور قرآن نے غلط قرار دیا ہے اور غلط جو سکے مطابقہ میں ہوتا ہے بلکہ بیان خطا سے گمراہی و سرکشی و فساد کیشی مراد ہے۔ لہذا اس مسیح کو عصمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نسبت نہیں ہے (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۱ سنہ ۱۸۹۴ء)"

اس مضمون میں مولانا بٹالوی نے اس تفریق (قرآنی مسیح اور انجیلی مسیح) کی واضح بنیاد قائم کر دی ہے۔ اسی بنا پر دجال قادیانی نے ایک قبیح عمارت بنانے کو یوں لکھ دیا کہ:

"خدا نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی × × × ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹)"

ہمارے اس دعوے کا ثبوت کہ دجال قادیانی نے یہ تفریق مولانا بٹالوی سے سیکھی ہے اور اس تفریق کے بانی اور اس توہین کے اول مجوز مولانا بٹالوی ہیں خود اسی سے ثابت ہے کہ مولانا کا مضمون ۱۸۹۴ء میں شائع ہوا ہے اور قادیانی کا مضمون جنوری ۱۸۹۷ء میں نکلا ہے اس تقدم تاخر ہی سے نتیجہ صاف برآمد ہوتا ہے کہ

الفضل للمتقدم مولانا مسیح ہے؟ سہ

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا ٭ پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

خدا آپ کو اس نیک رسم کے ابرائی جزا دیوے من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرھا ووزر من عمل بھا۔ (ایڈیٹر)

ان کا ذکر کیا کافر سے اونچا دہریہ جانتا ہوں۔ آگے چلئے (ایڈیٹر)

کریں جو کھانے کو اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ (کیا معتقد نہ دلیل ہو۔ اہلحدیث) اور اگر خوش اعتقادی سے تمہاری مراد اسلام ہے اور اس کے مقابلہ میں اعتقادی سے کفر مراد ہے تو پھر تمہارا اسلام کو داخل ارکان نماز نہ کہنا صرف قبولیت نماز کی شرط قرار دینا اس امر کو تجویز کرتا ہے کہ مسلمان کو اپنی نماز میں ایک پادری یا پنڈت کو یا کسی یہودی یا دہریہ کو اگر وہ وضو کرکے رو برو قبلہ ہو کر نماز پڑھے اور اس میں رکوع سجود وغیرہ ارکان ادا کرے امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اس کے جواب میں اگر صاف طور پر کہو کہ ہاں مسلمان کو پادری یا پنڈت یا یہودی یا دہریہ کے پیچھے بھی نماز پڑھ لینا جائز ہے تو پھر تمہارا اختیار ہے اس مسلمان اہل حدیث سمجھکر اس کے ساتھ رہو خواہ اس سے الگ ہو جاؤ ہم بالفعل اسپر کچھ بحث کرنا نہیں چاہتے ہمارے نزدیک کوئی مسلمان تجویز نہ کریگا کہ پنڈتوں اور پادریوں کو نماز میں امام بنانا جائز ہے اور جو ایسا کہے وہ خود بھی ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے۔[1]

مغالطہ سوم

اس مضمون میں میرے ایک عزیز اور میرے ایک معزز و مخلص دوست اہل علم

[1] میں بھی آپکی اس رائے سے متفق ہوں مگر اے جناب آپ کو جواب لکھنے کی کیا جلدی تھی ایک دفعہ میرا مطلب تو سمجھ لیتے۔ اہلحدیث مورخہ ۱۸ اپریل میں بھی لکھ چکا ہوں اور اب بھی عرض کرتا ہوں کہ صحت نماز کے لئے ادعاء اسلام کی ضرورت ہے اور قبولیت کے لئے حقیقی اسلام کی۔ پس جو شخص دعوی اسلام کرتا ہو۔ اس کے پیچھے نماز جائز سمجھتا ہوں مگر مرزا قادیانی کو اس سے مستثنے جانتا ہوں کیونکہ اس کے بیرونی قرائن سے پایا جاتا ہے کہ وہ ادعاء اسلام محض ابلہ فریبی کی غرض سے کرتا ہے نہ کہ اسلام کو حق جانکر۔ پس آپ کو پادری اور پنڈت جی کی کتھا کی کیا حاجت اور کیا اعتراض۔ جب وہ اسلام کے مدعی ہی نہیں ہیں تو صحت نماز کیسی ہوگی لہذا آپکا اعتراض سطحی ہے۔

آپنے اس مقابلہ میں بھی غلطی کھائی ہے کہ خوش اعتقادی سے مراد اسلام ہے اور بد اعتقادی سے مراد کفر ہے ... کی ہے۔ حالانکہ پنڈت اور پادری تو قبولیت کی قید ہی سے خارج ہیں۔ پس بد اعتقادی سے مراد ہے باقرار اسلام غلط اعتقادات کا معتقد ہونا جو اسلام کی سچی تعلیم کے برخلاف ہوں ایسے شخص کے پیچھے میں جواز اقتدا کا قائل ہوں۔ کوئی دلیل میرے خلاف ہے تو لائیے۔ (ایڈیٹر)

ہے فرزند کی تحریرات مضامین متعلقہ امامت مبتدعین و ملحدین کو بے اعتبار ٹھیرانے کے لئے اس خاکسار کی نسبت اس کا یہ کہنا ہے کہ جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسکو چنیں و چناں الفاظ (مذکورہ) سے یاد کیا ہے یہ بھی ایک دروغ آمیز دہوکہ دہی اور ابلہ فریبی ہے خاکسار نے ان مضامین اور تحریرات مذکورہ کی نسبت ناپسندیدگی ظاہر نہیں کی اور نہ انکو حق میں ایسے الفاظ ناشائستہ کہنے جائز رکھتا ہے ان مضامین تحریرات کے اصل مدعا سے مجھکو کلی اتفاق ہے گو بعض دلائل و طرز استدلال میں اختلاف ہو۔ جو الفاظ میں نے اس عزیز کے حق میں کبھی کہے ہونگے وہ شفقت و نصیحت کی نیت سے کہے ہونگے۔ ان الفاظ سے وہ چند بڑھکر ہیں جو ایڈیٹر اخبار مسمی اہل حدیث کے حق میں کہے ہیں اگر میرے الفاظ ایڈیٹر مذکور کے نزدیک کوئی اثر رکھتے ہیں تو ان کا اثر اس کو اپنے حق میں بھی تسلیم کرنا پڑیگا ورنہ عزیز مذکور پر ان الفاظ کا الزام دہوکہ دہی اور ابلہ فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟

تتمہ مضمون

ہماری اس مضمون کے اس الزام کہ "اگر اعتقاد و اسلام شرط صحت نماز نہیں تو چاہیے کہ ایک ہندو پنڈت یا عیسائی و یہودی کے پیچھے بھی مسلمان کو نماز پڑھ لینا جائز ہو" کے جواب میں اس نے اخبار وکیل ۲۰ مارچ میں مشتہر کر دیا کہ یہی ایک موضوع بحث کا ہے کہ جو شخص نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادا و فرض نماز پڑھے اس کے پیچھے اقتدا جائز ہے خواہ وہ کسی فرقہ کا اور کسی خیال کا ہو اس جواب میں اس نے اپنے دام افتادہ احمقوں کو دکھایا کہ وہ تمام کے علماء ہیں اور در حقیقت فقہ فی الدین سے محروم اور الفاظ قرآن و حدیث میں صرف سطحی نظر رکھتے ہیں، یہ جتایا ہے کہ پنڈت عیسائی یہودی نماز کو فرض جانکر کبھی نماز نہ پڑھینگے لہذا انکی امامت کو فرض کر لینے سے مجھ پر الزام کیونکر قائم ہو سکیگا۔

اس کے جواب میں ہم ایسے ہی شخص کو جو نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادا فریضہ ارکان نماز ادا کرے انکی بحث کا موضوع تسلیم کر کے ان ہی لوگوں کو پیش کرتے ہیں جو نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادائے فریضہ ارکان نماز کو ادا کرتے ہیں اور بعض فرائض کے علاوہ پچھلی رات کو اٹھکر رو رو کر تہجد بھی ایسی پڑھتے ہیں کہ انکی نمازوں کے مقابلہ میں راشد مسلمانوں کی نمازیں ہیچ و حقیر بمصداق حدیث یحقر احدکم صلوٰتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم نظر آتی ہیں مع ہذا انکو عقائد میں ایسے امور کفر یہ موجود ہیں جو راشد مسلمانوں کی نظر میں انکو دائرہ اسلام سے خارج اور مصداق یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ بنا دیتے ہیں اور راشد علماء اسلام ان امور کی نظر سے ان پر فتویٰ کفر لگا چکے ہیں ایسے لوگ ایڈیٹر اخبار مذکور کی بحث کا موضوع تو یقیناً ہیں پھر کیا وہ ان لوگوں کے پیچھے بھی اقتدا کو جائز رکھتا ہے۔ اگر جائز رکھتا ہے تو صاف الفاظ میں ظاہر کرے کہ اس کے نزدیک اعتقاد و اسلام اور اجتناب اعتقاد کفر شرط صحت

یہ تیرے ہی ان مضامین کی نسبت نہیں کہا تھا آپ مضمون زیر بحث کو بغور پڑھ لیجئے مولانا! دور بھی اچھی نہیں۔ زبان دبا کر کیوں تسلیم کرتے ہیں آپنے میرے مکان پر دیہچہ کے پاس بیٹھکر ظہر کے وقت اگرائس بے چاری کو گدہا نہیں کہا تہا تو صاف کہدیجئے اگر مگر کی حاجت کیا۔ ہاں میری بابت جو آپنے فرمایا ہے سو مجھے یاد نہیں کہ ایسے کریہہ الفاظ سے مجھے کبھی آپنے یاد کیا ہو گو آپکی شان اور عادت شریفہ سے بعید نہیں کیونکہ جس طرح مرزا قادیانی کا اصل ہے کہ جو میرا مخالف ہے وہ حرامزادہ ہے اسی طرح جناب کا بھی گویا عام اصول ہے کہ جو آپکا مخالف رائے ہے وہ جاہل ہے گدہا ہے۔ مسکین ملا ہے۔ واعظ ہے وغیرہ ہے تاہم مجھے یاد نہیں کہ مجھے آپکے ان خطابات سے کبھی اعزاز حاصل ہوا ہو۔ اگر ہوا بھی ہوگا۔ تو مخالفانہ ہجو میں جو قابل سند نہیں لیکن عزیز مذکور سے تو آپ کو نہ نہیں بلکہ وہ آپ کو اپنا امام جانتا ہے اور آپ اس کو اپنا عزیز کہتے ہیں لہذا یہ قول آپکا اس کے حق میں قطعی فیصلہ ہے (ایڈیٹر)

سکے کہاں تک اخلاق کریمانہ ہیں۔ مولانا ہمکو افسوس سے وہی کہنا پڑتا ہے جو ایک زمانہ میں جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کی طرف سے آپکو لکھا گیا تہا کہ ؎

ہم شیخ کی سنتے ہے مریدوں سے بزرگی ٭ جاکر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

آپکے اخلاق کی شکایت کریں تو آواز آتی ہے کہ کوئی نئی بات نہیں کیا آپنے اسی میں کامیابی سمجھی ہے کہ ہر جگہ اناحتکو کی آواز اٹہائی جائے۔ افسوس جل گرد و جبلت نگردد مولانا! زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے ؎

شیخ صاحب زمانہ نازک ہے ٭ دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

گو آپکی یہ عادت قدیمہ ہے جو طبیعت ثانیہ ہو رہی ہے کہ اپنے مخالف اکو جہٹ سے جاہل۔ بے وقوف۔ خراسانی ملا وغیرہ لکہا کرتے ہیں مگر کیا مولانا آپ اپنی اس عادت شریفہ میں تبدیلی گوارا نہ فرماوینگے؟ واللہ سخت غلطی کرینگے۔

(ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

نماز نہیں ہوتی ہے اس سے پھر اسی الزام پنڈتوں عیسائیوں یہودیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی تجویز کا رشتہ قائم ہوگا کیونکہ ایسے نام کے مسلمان نمازیوں اور پنڈتوں عیسائیوں میں کچھ فرق نہیں (۱) اور اس سے وہ مثل فرح من المطلی دوقف تحت المیزاب کا مصداق بن جائیگا۔ یا وہ صاف الفاظ میں اقرار کرے کہ وہ مسلمان کہلانے والوں اور مسلمانوں کی طرح نمازیں پڑھنے والوں میں عموماً کسی شخص کو اور خصوصاً جامع مسجد گوپال کرشن قادیانی نائب الدجال کو اور اس کے اعتقادات کفریہ کے معتقدین کو کافر نہیں جانتا اور جو بظاہر وہ اس سے مرزا قادیانی دغیرہ میں مخالفت کرتا ہے وہ جنگ زرگری ہے اور داتی کے داستانیں اور درحقیقت وہ انکو اپنا دینی بھائی اور ہم اعتقاد مومن جانتا ہے۔ اس اظہار اقرار کے بعد ہم اڈیٹر مذکور کو اور انکے موافقین مصدقین فتوے سطحی علماء کو ثابت کر دکھائینگے کہ مسلمان کہلانے والوں اور نماز پڑھنے والوں میں بھی بہت کافر ہوتے ہیں جنکو اقتدا خدا تعالیٰ

(۱) صاف صاف کیا واضح و صریح کہتا ہوں کہ مدعیان اسلام کے پیچھے (باستثنا مرزا) اقتدا درست ہے مگر آپ مغالطہ نہ دیں کہ اعتقاد اسلام شرط صحت نماز نہیں۔ هل هذا الا افتراء صریح او غباوة قبیحة۔ میں اپنا دعا عبارت و کلمات واضح کرچکا ہوں کہ بیشک مدعا ہے اسلام صحت نماز کے لئے ضروری ہے جسکو دوسرے لفظوں میں یہ سمجھو کہ جو شخص نماز کو بحکم اسلام عبادت جانکر پڑھتا ہے اس کے پیچھے اقتدا درست ہے گو اس کی اپنی نماز بوجہ کسی مانع کے قبول نہ ہو۔ اسکا اثر مقتدی تک کچھ نہ ہوگا۔ اگر کچھ ہے تو دلیل لائیے۔ (اڈیٹر)

(۲) آپ کیا ثابت کر دکھائینگے ہم خود مانتے ہیں۔ پس آپ تکلیف نہ فرماویں اگر تکلیف گوارا ہو تو اس مسئلہ پر بحث کیجئے۔ لیکن حسب عادت شریفہ اگر ذاتیات پر حملہ ہوا جیسا کہ اس مضمون میں ہوا ہے تو درج نہ ہوگا۔ (اڈیٹر)

معذرت۔ ہمارے مہذب اور شائستہ مزاج احباب ہماری اس جواب سے کشیدہ خاطر ہوں تو وہ اس میں ہمیں معذور سمجھیں کیونکہ مولانا کے جواب میں ہم مجبور ہیں آپ ہی تمام عمر کا اندوختہ کمال ہم نے صرف یہی پایا ہے کہ فریق مخالف کو جاہل بے علم نافہم مجتہد مسکین ملا۔ خراسانی عرب نویس۔ گدا وغیرہ لکھکر شکم سیری سے فتحیابی کر لیا کرتے ہیں۔ یہ تو ممکن نہیں کہ مولانا صاحب ام مجتہد ہم سادگی سے مسئلہ پر دلائل لاتے ہیں اور دلائل [illegible]

[illegible]

سرزا اس کے رسول مقبول نے پھر خود ان حضرات نے کافر کہا ہوا ہے ابھی ہم انکی فہرست کو پیش کرنا نہیں چاہتے بلکہ بصیغہ راز اسرار رکھنا مناسب سمجھتے ہیں ؎

فرقہ ئیست بسو محرم اسرار کجاست ✦ مرداں از جنیں کاشف استار کجاست

ابو سعید محمد حسین

مولانا صاحب کو اگر اصل مسئلہ پر کچھ لکھنا ہو تو بخوشی بسر و چشم ہم درج کرنے کو حاضر ہیں اور اگر اسی طرح کے ذاتی حملے ہیں تو معافی کے خواستگار۔ (اڈیٹر)

مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی لکھتے ہیں:-

"مسئلہ امامت واقتدا کے متعلق جو آپنے ارقام فرمایا تھا پہلے اس میں مجھکو کلام تھا۔ پھر کئی ہفتوں تک جب میں نے موافق و مخالف تحریریں دیکھیں بعد آپکی تحریر پر غور کیا تو مجھے آپکی رائے صائب معلوم ہوئی اور امام کی عدم قبولیت کے اثر کو مقتدی پر پہونچنے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ لہذا میں بھی آپکی رائے سے اتفاق کرتا ہوں"

قادیانی دجّال لاہور میں

بدر قادیانی لکھتا ہے کہ:-

"میرے آقا میرے سید و مولی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۷ اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لے گئے۔ مہاجرین قادیاں پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جنمیں خدا کا نبی موجود ہو۔ چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل ہے اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں" (بدر ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء)

خدا کی شان ایک زمانہ تھا کہ بڑے زور سے لکھی جاتی تھی کہ:-

چہ گویم با تو از آں چادر قادیان ہیچ ✦ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

آج اسی دار الامان سے نکلکر لاہور جیسے (بقول مرزا صاحب) مغضوب شہر میں بغرض تحصیل صحت جاتے ہیں۔

مرزائیو! کیا اب ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم تمہارے شعر مذکور کی یوں ترمیم کریں:

چہ گویم با تو از آں چادر قادیان ہیچ ✦ [illegible]

---

(۳) فرق نہ ہو تو آپ ہم نمازیوں اور نیچریوں کے سامنے جو احکام شرعیہ سے استدلال کیا کرتے ہیں اسی طرح کسی پنڈت یا پادری کے سامنے بھی قرآن سے دلیل لاکر انکو قائل کرتے ہیں؟ مولانا! اگر آپ اس میں [illegible]

(ورنہ) [illegible] گورنمنٹ کو سمجھا جائیگا کہ گورنمنٹ کا اصل مقصد بھی بہت صحیح ہے (اڈیٹر)

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد بیلنے کے بیلنے مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

دینانگر میں آریوں سے مباحثہ

قصبہ دینانگر ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک انجمن نصرت الاسلام ہے جو سالانہ جلسہ پر مخالفین اسلام کو بھی اعتراضات کرنے کا موقع دیا کرتی ہے چنانچہ اس دفعہ ۲۵ اپریل کے جلسہ پر بھی اس نے مخالفوں کو دعوت دی تو دو آریوں نے اعتراضات کرنے کی درخواست بھیجی۔ ایک اعتراض تھا کہ اسلام کی تعلیم اخلاق اور نیچر کے خلاف ہے۔ جواب دینے کے لئے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب منتخب ہوئے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اخلاق ہر ملک اور ہر قوم کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ پہلے آپ اخلاق کی تعریف کریں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام کی تعلیم کس ملک کے اخلاق کے مخالف ہے آریہ صاحب نہ تعریف کریں نہ کچھ بتلا دیں۔ آخر بعد مشکل اتنا بولے کہ دیکھو لغت میں لکھا ہے کہ اخلاق عمدہ خصلت کو کہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ عمدہ خصلت بھی تو ہر ملک کی جدا جدا ہے۔ آخرکار آریہ نے اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ تمہاری لونڈیاں اگر زناکاری سے بچنا چاہیں تو تم ان کو زنا پر مجبور نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی زنا پر راضی ہوں تو بیشک کرا لیا کرو۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ قرآن نے خدا کو مکار۔ فریبی وغیرہ کہا ہے۔ اس کے جواب میں مولانا صاحب نے کہا کہ زناکاری کے متعلق قرآن مجید نے عام طور پر ارشاد فرمایا ہے

یعنی خدا تعالےٰ زناکاری اور بدکاری سے منع فرماتا ہے چونکہ قرآن مجید نے زناکاری کی ممانعت کا عام اصول مقرر کیا ہے۔ اسلئے اس آیت کے معنی جو تم نے پیش کی ہے یہ ہیں کہ عرب کے مشرکوں کو بطور عار دلانے کے سمجھایا جاتا ہے کہ تمہاری لونڈیاں تو زناکاری سے بچنا چاہتی ہیں مگر تم اون کو زناکاری پر مجبور کرتے ہو یہ تمہاری حرکت نہایت ہی زبون ہے۔ اس سے مشرکوں کو عار دلانا مقصود ہے۔ اس کا مفہوم یہ نہیں کہ لونڈیاں اگر زناکاری پر راضی ہوں تو تم بھی زنا کی ان کو اجازت دیدو۔ ہرگز نہیں۔ اور خدا کی مکاری کی نسبت کہا کہ اردو میں مکار اسکو کہتے ہیں جو بظاہر چاپلوسی کرے اور خفیہ داؤ چلائے لیکن خدا تعالےٰ میں یہ بات نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی نسبت جو مکر کا لفظ آیا ہے اسکے معنی ہوتے ہیں کہ مخلوق کی بیخبری میں اس کے برخلاف حکم نافذ کرنا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک قوم اور شخص کے حق میں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مخالف احکام جاری ہوتے ہیں تو ان کی بیخبری ہی میں ہوتے ہیں۔ غرض ایسے معقول جواب آریوں کو ملے کہ دانت مل گئے۔ اس کے بعد دوسرے معترض صاحب اُٹھے جو نسبتاً مہذب معلوم ہوتے تھے۔ لیکن انہوں نے پہلے کی نسبت زیادہ تہذیب کی مٹی خراب کی۔ ہم نے کوئی آریہ ایسا مناظر نہیں دیکھا کہ مولوی صاحب کی تقریر ختم نہونے دے۔ درمیان ہی میں بول اُٹھے۔ کبھی کچھ کہے۔ کبھی پریذیڈنٹ کو مخاطب کرے کبھی مناظر کو۔ غرض ایسا علیدباز کہ خدا کی پناہ۔ مگر شیر پنجاب کو ایسی گیدڑ بھبکیوں سے کیا ہوتا تھا۔ آریہ کا سوال تھا کہ اسلام کا انجام احسن نہیں۔ پہلے تو خیریت سے اسی پر اڑے کہ اس کا ثبوت میرے ذمہ نہیں۔ میں نفی میں ہوں۔ آخرکار جب قائل کیا گیا تو اعتراض کیا کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب کا مذہب ہے کہ آلہ تناسل پر کپڑا لپیٹ کر ماں۔ بہن کے ساتھ جماع کر لینا جائز ہے یہ اخلاق کے خلاف ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اسلام نام ہے قرآن شریف کی تعلیم کا۔ دیکھو تمہارے گورو نے جہاں اسلام پر اعتراضات کئے ہیں وہاں پر لکھا ہے کہ یہ اعتراضات صرف قرآن پر کئے گئے ہیں۔ کیونکہ مسلمان قرآن پر ہی متفق ہیں۔ پس اگر کوئی اعتراض ہے تو قرآن شریف پر کریں۔ اس سوال کا جواب بھی میں دے سکتا ہوں کہ یہ قول امام ابوحنیفہ صاحب کا نہیں ہے مگر میں اس جانب آنا ہی نہیں چاہتا کیونکہ یہ سوال آپ کے دعوےٰ کے برخلاف ہے۔ آخر اس پہلو میں آریہ صاحب جب تنگ ہوئے تو جنت کی نعمتوں پر اعتراض شروع کئے۔ جنت پر جو معمولی اعتراضات آریوں کے ہیں وہ تو ناظرین سنتے رہتے ہیں۔ دینانگر آریہ نے ان میں ایک جدت پیدا کی کہ جنت چونکہ محدود مکان ہوگا اسلئے قید خانہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کیوں تو ساری دنیا بھی غیر محدود نہیں تو پھر یہ بھی قید خانہ ہے۔ لائق مناظر نے بڑی خوشی سے تسلیم کیا کہ دنیا ساری قید خانہ ہے گویا اون کے نزدیک ہر مکان محدود ہو خواہ کتنا ہی بحساب لمبا چوڑا ساری دنیا جتنا ہو وہ بھی قید خانہ ہے۔ اسی ضمن میں سامعین مباحثہ کی جان وہ دو شعر تھے جو فریقین نے ایک دوسرے کے مقابل پڑھے آریہ مناظر نے جنت اور جنتیوں کی حقارت کرنے کو ذوق کا شعر توڑ پھوڑ کر یوں پڑھا کہ

زاہد کو کون کہتا ہے خدا پرست ہے + حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

مولانا صاحب نے اوسی وقت اُٹھتے ہی فرمایا کہ شعر اس میں یوں ہے ؎

ویدی کو کون کہتا ہے ایشور پرست ہے + نیوگن پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

اسپر تو آریہ ایسے گھبرائے کہ کبھی نہ گھبرائے ہونگے۔ ۔ ۔ ۔

نہایت افسوس جو اس مباحثہ میں ہم کو اور حاضرین کو ہوا وہ ایسا ناقابل ذکر ہے کہ گو تم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔ جب آریہ نے امام ابوحنیفہ صاحب کا قول پیش کیا تو چاروں طرف سے کان میں بکثرت یہ آوازیں آئیں کہ یہ سوال آریہ کو دینانگر کے ایک حنفی مولوی نے بتلائے ہیں۔ اس گمان کو راویان کلام نے یوں مدلل کیا کہ یہ آریہ اوس

مولوی صاحب کا شاگرد ہے اور یہ کتاب بھی انہی مولوی صاحب نے دی ہے۔ اس پر سوال ہوا کہ ان مولوی صاحب کو کیا غرض پڑی تھی کہ اپنے مذہب کی توہین کرتے۔ راویان کلام نے جواب دیا کہ اس سے ان کی بڑی بھاری غرض یہ تھی کہ انجمن کے ارکان بھی چونکہ اہلحدیث ہیں اور مولانا ابو الوفا صاحب بھی اہلحدیث ہیں۔ مولانا صاحب اس سوال کو غنیمت کبریٰ سمجھ کر خوب رنگ آمیزی کریں گے اور حنفی مذہب کی تردید میں دو چار اور سنا دیں گے جس سے شہر کے حنفی لوگ انجمن کو سخت مخالف ہو کر چندہ وغیرہ امداد روک لیں گے مگر ان کو معلوم نہیں تھا کہ پالا کس سے پڑا ہے جس کا یہ دعوے ہے کہ

میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں
قاصد کے آتے آتے میں خط اور لکھ رکھوں

بہر حال یہ منصوبہ ادھورا رہا۔ ہم کوئی غیب دان نہیں تھے نہ مقامی حالات سے پورے واقف تھے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کی تہ میں کیا تھا۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان نے یہ منصوبہ کیا تو وہ مسلمان نہ صرف حنفی مذہب کا دشمن ہے بلکہ اسلام کا مخالف ہے خدا کرے ایسے مسلمان تھوڑے ہوں اگر بہت جلد زوال ہو جائے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر بجائے مولانا ابو الوفا صاحب کے کوئی اور مناظر ہوتا تو آج شہر دیکھتا مسلمانوں کے باہمی لڑائی کا دنگل ہوتا۔ (راقم ... احمد علی)

تعاقب

اہلحدیث مورخہ ۱۴ فروری میں سوال نمبر ۱۰۸ جس میں منہ الفاظ ... دو میاں ... بکبیر کے ... سوال ہوا کہ ... میں مذکور ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا چاہئے لہذا گذارش ہے کہ مشکوٰۃ باب الاضحیہ میں حدیث متفق علیہ بایں لفظ مذکور ہے۔

عن انس قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ۔ اور نووی شرح صحیح مسلم میں ہے فیہ استحباب التکبیر مع التسمیۃ فیقول بسم اللہ واللہ اکبر صفحہ ۱۵۲ جلد ۲ (عبد اللہ رحیم آبادی)

اڈیٹر: آپ کا فرمانا بجا ہے۔

اہل قرآن لاہور

کے امام میاں چٹو نے اخبار اہلحدیث کے متواتر مضامین لیے اہل قرآن لاہور کی پھوٹ و غیبت ہو جانا گو بالکل ... کوشش کی کہ کسی طرح سے مندرجہ مضامین اہلحدیث کی اپنے منشی انشاء اللہ صاحب کی قلم سے بھی تردید کروائے چنانچہ اسی خاطر اس کو طرح طرح کی لالچیں اور دھمکیاں یہاں تک دیں کہ خلاف قانون منشی انشاء اللہ کی مقفل الماری کے اوپر ایک اپنا تالا بھی لگا دیا مگر جب اس نے خدا کو حاضر ناظر جان کر میاں چٹو کی اس بیجا زیادتی کی پرواہ تک نہ کی تو اپنے ڈہائی ممبروں کی انجمن اہل قرآن کے سمجھانے سے الماری کا تالا خود ... ہی کھولدیا اور جلد ڈہائی ممبر و نکا مشورہ میاں چٹو کو یہی تھا کہ اگر منشی انشاء اللہ تنگ کیا تو اہل قرآن لاہور کی رہی سہی مٹی پلید ہو جائیگی۔

لیکن اہلحدیث کے ذریعہ جو مضامین ملک کے ہر چہار جوانب کی مخلوقات میں پہنچ کر لاہور کے اہل قرآن کا تختہ پلٹ چکے ہیں اس کا علاج میاں چٹو کو سوائے اس کے اور کچھ نہیں سوجھا کہ خود ہی ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو اوروں سے لکھوا کر جھوٹ موٹ کی گٹھڑی اپنے ہی سر پر اٹھائے۔ لہذا بوڑھے میاں چٹو جی نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن کے مئی حال میں اپنی جانب سے ایک لمبی چوڑی تحریر شائع کرا کر جھوٹی شیخی بگھاری ہے ... اپنی ذات کی نسبت اپنی علو شان میں لکھی ہیں۔ تردید تحریر میں لانے کو بھی بالکل تیار ہوں بشرطیکہ ... اس کو شائع کرنے کا وعدہ فرماتے یا خود میاں چٹو ہی اپنے رسالہ اشاعت القرآن (برعکس نہند نام زنگی کافور) میں شائع فرمانے کا وعدہ دیں مگر ان سب لغویاتوں کو چھوڑ کر میں ناظرین اہلحدیث کو فقط اسی قدر آگاہ کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ جس سے اہلحدیث کے شائع شدہ مضامین اہل قرآن لاہور کی نسبت جو کچھ میاں چٹو نے تردید کی ہے۔ تاکہ ناظرین پر اہلحدیث اور اس کے نامہ نگاروں کی صفائی و سچائی معلوم ہو سکے اور نیز یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ لاہور کے اہل قرآن کے امام میاں چٹو باوجودیکہ قبر میں ٹانگیں لٹکائے ہوئے ہیں پھر بھی کس قدر جھوٹ بولتے ہیں چنانچہ سب سے اخیری تحریر جو ۱۰۔ اپریل گذشتہ کے اہلحدیث میں میری طرف سے شائع ہوئی ہے اس کی نسبت فرماتے ہیں کہ جس طرح اور لوگوں کا آپس میں اختلاف ہے اسی طرح سے چند اہل قرآنوں کا بھی آپس میں کسی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اب ناظرین ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ میری سب سے پہلی تحریر جو اہل قرآن لاہور کا شگوفہ پھوٹ نکلا کے عنوان سے آپ کے ملاحظہ میں پہنچی ہے ... میاں چٹو جی نے کیسے صاف صاف اپنی پھوٹ کو مان لیا لیکن اس سے بڑھ کر صریح جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے جو میاں چٹو جی لکھتے ہیں کہ چند اہل قرآنوں کا آپس میں کسی مسئلہ میں اختلاف ہے حالانکہ اختلاف ہرگز نہیں بلکہ وہ لوگ اہل قرآن کے مذہب سے بیزار ہو کر اس فرقہ سے یکدم قطع تعلق کر چکے ہیں اور دوسرے مسلمان فرقوں میں جا ملے ہیں۔ ... نمازیں حنفیوں اور اہلحدیث کے ساتھ

* ذاتیات کی بحث کا وعدہ مشکل ہے (اڈیٹر)

مگر شہرت میں پھر بھی حالت ہوتے ہوئے میاں چٹو کا یہ کس قدر صریح جھوٹ لکھ کر اہل اسلام کو دھوکا دینا اور مغالطے میں ڈالنا ہے کہ چند اہل قرآنوں کا آپس میں کئی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ موجودہ چند اہل قرآن لاہور میں جو باقی بچے کھچے ہیں۔ وہ ضرور تذبذب کی حالت میں ڈگمگا رہے ہیں اور بیشک انکا آپس میں سخت اختلاف ہے چنانچہ میاں چٹو نے خود مولوی عبداللہ پر (قرآن شریف کا فیصلہ نامنظور کر کے) انگریزی عدالت میں نالش کر دی۔ موجودہ اہل قرآن میاں چٹو کے بالکل برخلاف ہیں کیونکہ باوجود مکان مسجد کی رجسٹری نہ کرا کے وقف کر دینے کے بعد بھی میاں چٹو نے میونسپل کمیٹی لاہور میں درخواست مرمت دیتے وقت خود کو مکان کا مالک لکھوایا اور میاں امیر الدین مرشد اہل قرآن کو ابتک حساب چندہ وغیرہ نہیں دیا۔ خود مولوی عبداللہ بیچارہ مسجد میں سارا دن چارپائی پر اکیلا جیسے کسی اندھے کو مسجد میں بٹھلا جاتی ہے بیٹھا مکھیاں مارا کرتا ہے مگر پھر بھی میاں چٹو کے اس جھوٹ کی کوئی انتہا نہیں جیسا کہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالے کے فضل و کرم سے مسجد میں اسی طرح رونق ہے اور انشاء اللہ دن بدن ترقی ہوگی۔ کیا یہ اہل قرآنی جھوٹ نہیں۔ کیا میاں چٹو گذشتہ سال بھر میں ایک آدمی بھی ثابت کر سکتے ہیں جو کسی دوسرے فرقے سے نکلکر اہل قرآن لاہور میں آملا ہو ہرگز نہیں تو دن بدن ترقی لکھتے ہوئے کچھ بھی غیرت نہ آئی؟ ناظرین ملاحظہ ہو یہ ہے میاں چٹو کا چٹا جھوٹ۔

میاں چٹو فرماتے ہیں "اور وہ پانچ آدمی جو ہیں وہ بھی مسجد اہل قرآن میں برابر آتے ہیں" کیا دلیل تو بڑی زبردست دی ہے۔ تو کیا جو کوئی اہل قرآن کی مسجد میں جاوے وہ اہل قرآن ہوجاتا ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میاں چٹو بھی جب آریہ سماج اور دیگر مجالس میں گئے اور جاتے ہیں تو پھر آپ بھی آریہ ہوگئے ہونگے۔ پھر کیا میاں چٹو جی ایسی دھوکہ کی تحریر لکھکر اپنی دنیاوی عزت بنانے کی خاطر آپ کو اس قدر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی؟ اور یہ جو آپ نے شیخی بگھاری ہے کہ درس و تدریس میں بھی شامل ہوتے ہیں تو کیا یہی ایمانداری ہے؟ اور بالفرض اگر کوئی درس و تدریس میں شامل ہوجاوے تو وہ کیا اہل قرآن ہوجاویگا؟ آپ جواب کے کانفرنس میں کراچی گئے تھے تو کیا آپ بھی نیچری ہوگئے؟ یہ میں خود ان سے پوچھ چکا ہوں کہ پہلے دنوں یہ سب لوگ ملکر مولوی عبداللہ پر سوالات کی بھرمار کر کے چلے جاتے رہے ہیں۔ مگر کیا ان میں سے کسی ایک کی تسلی بھی ہوئی؟ ہرگز نہیں۔ پھر یہی وجہ ہے کہ ہر کوئی مولوی عبداللہ کے ساتھ دست و گریبان ہوتے کو آپ کے ہاں چلا جاتا ہے پھر یہ آپ کا میاں چٹو جی لوگوں کو مغالطہ دیکر ناجائز فائدہ مرزا قادیانی کی طرح اٹھانا کس قدر قرآن پاک کی پاک تعلیم کے خلاف ہے۔ افسوس

یہی وجہ ہے کہ تمہیں سیدھا راستہ ابتک نہ سوجھا۔ آؤ تمہیں اوروں سے منشی انشاء اللہ کی طرح محض سچائی اور اسلام کی ہمدردی کی خاطر آپ کے خیالی عقیدہ اہل قرآن کو سلام کر کے چھوڑ دیا ہے آپ بھی اس کو خیرباد کہو یعنی جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ گو چٹو کی تینوں حرفوں کی طرح میں آپ کے تین چٹے سفید جھوٹ ثابت کر چکا ہوں مگر یہ چوتھا جھوٹ تو بخدا آپنے ایسا سیاہ جھوٹ بولا ہے کہ قیامت کے روز تک اگر آپ نے توبہ نہ کی تو (تسود وجوہ) یعنی آپ کا منہ کالا کر کے چھوڑیگا۔ دیکھئے آپ کیسا صریح جھوٹ بولتے ہیں اور کتنا بڑا دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ منشی انشاء اللہ بھی دفتر اشاعت القرآن میں برابر کام کرتا ہے؟ جی ہاں میں نے کب کہا کہ دفتر میں کام نہیں کرتا۔ مگر کیا وہ آپکے عقیدہ پر ویسا ہی ہے؟ اس کا جواب صاف دیتے تو شرافت تھی۔ آپ اپنے اقرار نامہ کے مطابق اس کی سال بھر کی تنخواہ دیدو اگر پھر آپ کے دفتر میں بیٹھکر مفت کام کرے تو ہمارا ذمہ۔ کیا منشی شمس الدین شائق اور منشی مولا بخش وغیرہ دفتر کا کام نہیں کرتے؟ پھر کیا وہ بھی اہل قرآن ہی ہوگئے؟ یہ لوگ تنخواہ دار ہیں اپنی مزدوری کرنے کو دفتر میں برابر آتے رہینگے۔ پھر یہ کس قدر خلاف بیانی ہے کہ رسالہ کا نام تو اشاعت القرآن رکھا ہے مگر اس میں ایسا جھوٹ بنا بنا کے جھوٹ کی اشاعت کی جاتی ہے۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔ بھلا لوگوں کو نیک بننے کی خواہش کرتے کرتے اپنے آپ کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ آپ قرآن شریف پڑھ پڑھ کے سناتے ہیں۔ پھر کیا عقل نہیں آتی (کہ بیدریغ جھوٹ پر کمر باندھ لی ہے)

کیا یہی آپ کا سچ اور قیامت پر یقین اور خدا پر ایمان ہے کہ خلق خدا کو گمراہ کرنے کی غرض سے لوگوں کو ایسا دھوکہ دیتے ہو اور لکھتے ہو کہ کسی قسم کی مسجد مذکور میں بے رونقی نہیں۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادھواں)

غریب فنڈ

میں مندرجہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی

جناب مولوی محمد احمد صاحب ناظم ڈھاڈہ ۱۲؎

نذیر محمد صاحب شیخان بریلی (رسائل) ۱۲؎

فتوے فنڈ ۲؎ بقایا سابقہ ۱۲؎

دو اخبار سال بھر کیلئے (ایک بنام عبدالرحمٰن عرف وہ ... امرتسر دوسرا بنام نذیر ... بریلی جاری کئے گئے

باقی ۱۲؎ اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔

مالیر کوٹلہ

فتاوے

س نمبر ۱۳۴ - حدیث شریف میں ہے لاتوتروا بثلاث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبھوا بصلوٰۃ المغرب - تین رکعت وتر جو تین طرح سے پڑہنا منقول ہے پڑہنا کیسا ہے -

س ۱۳۵ حضرت مغرب کی سنت کے بارے میں فرماتے اجعلوھا فی بیوتکم اور جب بنی عبد الاشہل کے لوگ بعد نماز مغرب مسجد میں نماز کے واسطے مشغول ہوئے - آپ فرمائے ھذہ صلوٰۃ البیوت - اور حدیث میں ابن ماجہ کے ہے - ارکعوا ھاتین فی بیوتکم - اور عام فرمان ہے ایھا الناس صلوا فی بیوتکم فان افضل صلوٰۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ اور نیز امام مروزی اور ابو ثور مسجد میں یہ دو رکعت گزارنیوالیکو گنہگار کہتے ہیں - اب اگر کوئی یہ دو رکعت مسجد میں ادا کرے تب اس کے واسطے کفایت کرتی ہے یا نہیں -

س ۱۳۶ ایام وبا یا قحط سالی میں دعا قنوت نماز میں پڑہنا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں -

س ۱۳۷ جسکو احتلام کی شدید شکایت ہو کپڑا بغیر شہوت کے ناپاک ہو جاوے جلد جلد غسل کرنے سے زکام آ جاتا ہے - رات کو ہمیشہ غسل کرنا تکلیف معلوم ہو - سرما اور بارش زور شور سے ہو اور سردی سے خوف کرتا ہو - تب فقط وضو سے تلاوت کرسکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں

س ۱۳۸ سلام کا جواب دئے بعد تحیۃ الوضو پڑہی جا سکتی ہے یا نہیں اور اگر مسجد میں وضو کی جائے (احاطہ مسجد میں) تب داخل المسجد کے تحیۃ الوضو ادا ہو سکتا ہے یا نہیں

س ۱۳۹ جیسا کہ بعض احمدی وبا کے حملہ اور تعاقب سے محفوظ رہنے کے واسطے اذان دیتے ہیں کیا اس کو شریعت اجازت دیتی ہے -

س ۱۴۰ ہر ماہ کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ میں آنحضرت روزہ رکھتے تھے جو شخص اس ترتیب سے روزہ نہ رکھ سکے تو پھر کس طرح رکھ سکتا ہے - (ابو المنہاج محمد عبد الوحید)

ج نمبر ۱۳۴ - حدیث ضعیف ہے - تین وتر پڑہنے جائز ہیں مگر مغرب کی نماز سے کچھ تمیز کر کے خواہ دعا قنوت کے ساتھ خواہ ترک قعدہ وسطی کے ساتھ -

ج ۱۳۵ امر استحبابی ہے - ورنہ سنت مسجد میں بھی ہو سکتی ہے - معاملہ پکار کر کہتا ہو

ج نمبر ۱۳۶ صحیح ترمذی میں ہے کہ جائز ہے -

ج نمبر ۱۳۷ کر سکتا ہے - لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا

ج نمبر ۱۳۸ بعد وضو کو سلام دینے یا کسی ضروری بات کرنے سے تحیۃ الوضو میں کوئی خلل نہیں آتا

ج ۱۳۹ ایام وبا میں اذان دینا شریعت میں ثابت نہیں -

ج ۱۴۰ ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں ہر ماہ میں روزہ رکہنا سنت ہے - اگر ان تاریخوں میں نہ رکھ سکے تو دوسری تاریخوں میں رکھ سکتا ہے -

س نمبر ۱۴۱ - طاعون کے بارہ میں حدیث ہے فاذا سمعتم بہ بارض فلا تدخلوا علیہ فاذا وقع بارض وانتم فیہا فلا تخرجوا منہا فراراً منہ - اگر طاعون یا وبا کسی ہمسائے کے ہاں یا قریب کے محلے میں واقع ہو تو اس کی عیادت کو جانا اور اس کے کفن دفن اور جنازہ میں شریک ہونا روا ہے یا ناروا - اور اگرچہ ملک میں وبا کی کثرت ہے تو دوسرے ملک کو یہاں سے ضرورتاً جا سکتا ہے یا نہیں - اور اگر اپنی ہمسائگی میں کسی کی موت لاحق ہو تو اس کے نہ دفن ہونے تک کہانا نہ کہانا کہاں کی بات ہے اور ایام کسوف اور خسوف میں کہانا کہانے کی جو ممانعت ہے وہ شرعی ہے یا کیا

ج نمبر ۱۴۱ - طاعون والی زمین سے نکلنا منع ہے مگر طاعون سے بہاگنے کے ارادہ پر اگر کسی اور کام کو جائے تو منع نہیں - ایسا ہی عیادت مریض وغیرہ بھی منع نہیں بیشک کرے بلکہ ضرور کرے - مردے کے دفن ہونے تک کہانا نہ کہانا - ایک بیہودہ رسم ہے - کسوف خسوف میں کہانے کی کوئی ممانعت نہیں -

س نمبر ۱۴۲ - حدیث شریف میں توبہ و استغفار کی بہت فضیلتیں آئی ہیں - چنانچہ حضرت فرماتے ہیں یا ایہا الناس توبوا الی اللّٰہ - فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ - اور بھی ہے - واللّٰہ انی لاستغفر اللّٰہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ وغیرہ وغیرہ - خاکسار معروض ہے کہ آنحضرت بعینہ کن کن الفاظ سے ہمیشہ استغفار کرتے تھے اور لگاتار کس عدد تک یا ستر مرتبہ فرماتے تھے - تا نوبت بنوت -

ج نمبر ۱۴۲ - آنحضرت کا استغفار عموماً استغفر اللّٰہ - کے الفاظ سے تھا - اور کبہی استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - سب سے مطلب غرض جس لفظ سے طلب بخشش کے معنی ہو سکیں - لگاتار ستر اور سو عدد پورا کرتے تھے -

س نمبر ۱۴۳ - عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں جو حدیث آیا ہے اس میں یہ دو الفاظ ویدق الصلیب ویقتل الخنزیر ہیں - ان سے کیا مفہوم ہوتی ہے؟ (عبد الوحید بالیسر اوڑیسہ)

ج نمبر ۱۴۳ حضرت عیسیٰ والی حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ کام اون کے حکم سے ہونگے جیسے بادشاہوں کے حکم سے کام ہوا کرتے ہیں - (باقی آئندہ) سید دعطل

. . . سکتہ ہو . . عام اجازت ہے - ابو الوفا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی جب سے لاہور گئے ہیں آپکی مخالفت میں جلسے ہو رہے ہیں ملا محمد بخش کا ان جلسوں کے انعقاد میں بہت حصہ رہتا ہے۔ افسوس ہے مرزا صاحب نے دار الامان چھوڑ کر آرام نہ پایا۔

امرتسر میں قمار بازوں نے ایک جواری پر مٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا جس سے وہ مر گیا۔ دیکھیں گورنمنٹ امرتسر کی قمار بازی پر اب بھی توجہ نہ کریگی؟

نورالدین احمد صاحب ضلع دربھنگہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے دوست منشی عبدالجلیل صاحب چودہری کا انتقال ہوا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللھم اغفر لہ۔

فاس (مراکو) میں اہل مراکو نے غضب و طیش میں آکر فرانسیسی ڈاکخانہ کو تباہ کر دیا اور انگریزی و جرمنی ڈاکخانوں کے باہر جو لیٹر بکس نصب تھے انہیں توڑ ڈالا حکام نے بعد میں معافی مانگ لی۔

کابل کے تاجروں نے ہز میجسٹی امیر افغانستان کی خدمت میں ایک عرضداشت بدیں مضمون پیش کی ہے کہ تجارت برآمد و درآمد کے محصول میں تخفیف کیجائے۔ انہوں نے امیر ممدوح کو وہ وعدے یاد دلائے ہیں جو تخت نشینی کیوقت کئے گئے تھے اور انکو ایفاکی طرف توجہ دلائی ہے۔

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب (سکرٹری علی گڑھ کالج) کو گورنمنٹ کی طرف سے نواب کا خطاب عطا ہوا۔ نواب صاحب کو اس خطاب ملنے کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں ہوگیا۔

امیر صاحب کی علالت کی خبر کی کابل سے سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی مگر پشاور میں عام یقین ہے کہ ہز میجسٹی بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں (خدا کرے غلط ہو)

القاہرہ (مصر) میں مدرسہ صنائعیہ خدیویہ کے علاوہ صنعت و حرفت کا ایک اور عالیشان مدرسہ قائم ہونے والا ہے جسمیں وہ صنعتیں اور حرفتیں سکھائی جائینگی جنکی تعلیم مدرسہ صنائعیہ خدیویہ میں نہیں ہوتی۔

بابعالی نے حکم دیا ہے کہ جزیرہ قبرس میں سے پانچ طلبا ہر سال قسطنطنیہ کو دارس میں لیئے جایا کریں اور ان سے تعلیم کا کوئی خرچ نہ لیا جائے۔

روسی پارلیمنٹ کے ممبروں نے ایک مسودہ اس تجویز کے متعلق تیار کرنا شروع کیا ہے کہ غیر روسی گروہوں کی اولاد کو انہی گروہوں کی زبان میں تعلیم دی جایا کرے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور میں جو نا خوش آیند تنازع تھا شکر ہے کہ ۲ مئی ۰۴ء کو ۵ اسیسروں کی موجودگی میں قریباً ختم ہوگیا۔ اسیسروں نے بعض مطالبات کو جائز رکھا اور بعض کو رد کر دیا۔ سکرٹری انجمن نے کہا کہ جو کچھ فیصلہ آپ لوگ کرجائینگے ہم اسکو انجمن میں پیش کرینگے ہم موجودہ پانچ کس انکو منظور یا نامنظور نہیں کرسکتے۔ ہاں امید ہے کہ انجمن بھی منظور کرے گی۔ متنازعین کی صفائی ہونے کے بعد سکرٹری نے چندہ حالات میں نقصان کا ذکر کرکے چندہ کی تحریک کی تو تخمیناً دو ہزار روپیہ چندہ بھی ہوا الحمد للہ ہم انجمن کو اس مصالحت پر مبارکباد دیتے ہیں اور آئندہ کیلئے فریقین کو نصیحت کرتے ہیں کہ سمجھکر چلیں ورنہ دیوار گوش دارد۔

سکھ ہائی سکول گوجرانوالہ کے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے دس ہزار روپے عطا کئے (اسکا نام ہے شاہی توجہ)

کلکتہ میں مفسدانہ اشتہار پائے گئے تار کے بلو نمبر پر اشتہار لگے ہوئے ملے یہ چار یا پانچ انچ مربع کاغذ پر نہایت خوبصورتی سے شائع کئے گئے ہیں انکا عنوان تھا خوش خبری۔ ان میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اٹھو اٹھو مسلح ہو جاؤ انگریزوں کو جہنم واصل کرو ہم نے ایکسو ماسریفلیں چھپا کی ہیں اور انگریزوں کو ہرگز نہیں دینگے (کسی غیر ہندی کا کام ہے کوئی ہندی جسکے دماغ میں ذرہ سی بھی عقل ہوگی یہ حرکت نہ کرے گا)

امرتسر سے انبالہ تک ریلوے لائن دوہری بننے کی کارروائی شروع ہوگئی۔

واعظ اہل حدیث کانفرنس لکھتے ہیں کہ ۲۰ میں مقامات ذیل میں پہونچا۔ وسیع عمرانہ جس میں اکثر نیک آدمیوں کو دیکھا۔ وہاں سے بخشی والا پھر سلیم پور ہر ایک مقام پر احکام اسلام سنائے گئے۔ ۲۵ اپریل کو جلسہ دینانگر پر پہونچا۔ امید ہے کہ کل شام کو کسی طرف کو جانا ہوگا۔ دیگر گذارش یہ ہے کہ بندہ نے ۱۵ مارچ کو یہ کام شروع کیا تھا۔ ۱۴ اپریل کو مہینہ ختم ہوا۔ اب خاکسار کا یہ ارادہ ہے کہ ۳۰ اپریل تک کام کیا جائے۔ اس کے بعد یکم مئی سے اخیر مہینے تک ملتوی رکھا جاوے۔ کیونکہ ان دنوں میں صبح سے لیکر دس بجے شام تک گاؤں میں کوئی آدمی نہیں ہوتا۔ کٹائی فصل میں مشغول رہتے ہیں۔ (حافظ محمد واعظ اہلحدیث کانفرنس)

امیر صاحب نے اپنی رعایا کو ہندوؤں اور دکروں سے منع کر دیا۔ اس ممانعت سے خاطر خواہ نتیجہ پیدا ہوا جہاں اب یقیناً شورش اور دوائی کرنے سے باز رہینگے دیکھا گیا کہاں تک۔ (بیوہ؟)

دہلی اور انگلستان میں گذشتہ ہفتہ برف باری ہوئی انگلستان میں موٹر کار برف میں پھنس گئی۔

حل پائیں معمّہ یعنی دو سو روپیہ نقد (۲۰۰)

دو سو روپیہ نقد [illegible] جو معمّہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ [illegible]

[illegible]

نوٹ: [illegible] ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء تک [illegible] بذریعہ منی آرڈر [illegible] پاکٹ کیس ادویات [illegible] بذریعہ پارسل روانہ کردیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو [illegible] تقسیم ہوگا [illegible] حل کنندگان [illegible] کوئی شخص [illegible]

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات لاہوری

ایک ہزار روپیہ نقد

[illegible]

سابقہ انعامات حل معمّہ

[illegible]

انعام بیسویں سالگرہ

[illegible]

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر [illegible] لاہور

ahmadimuslim.de